بچے کا نام "خالق" رکھنا

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-2292

تاریخ اجراء: 08 جمادی الثانی 1445 ھ / 22 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بچے کا نام "خالق" رکھنا کیسا؟ جواب عنایت فرمائیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

لفظ "خالق" اللہ تعالیٰ کے اُن اسماء میں سے ہے جو اُسی کے ساتھ خاص ہیں اور ایسے نام جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہوں، وہ بندوں کے رکھنا اور ان کے لیے بولنا ہرگز جائز نہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بچے کا نام "خالق" نہیں رکھ سکتے، بلکہ عبد کی اضافت کے ساتھ "عبد الخالق" رکھا جائے جس کا معنی ہے: "خالق کا بندہ"، نیز یہ بھی ذہن نشین رہے! جس کا نام "عبد الخالق" رکھا گیا، اب اسے "خالق" کہہ کر پکارنا اور بولنا بھی جائز نہیں۔

اور بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ حدیث پاک میں "محمد" نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے، پھر پکارنے کے لیے چاہیں، تو مذکورہ بالا نام (یعنی عبد الخالق) یا اس کے علاوہ کوئی اور رکھنا چاہیں تو وہ رکھ لیجیے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ لڑکے کا نام انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور بزرگانِ دین رِضۡوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن نیک لوگوں کے ناموں میں سے کوئی نام رکھ لیجیے کہ حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔

اسم "خالق" اللہ تبارک وتعالی کے اسمائے مختصہ میں سے ہے، جیسا کہ تفسیر طبری میں ہے: "وکان للہ جل ذکرہ اسماء قد حرم علی خلقہ ان یتسموا بھا، خص بھا نفسہ دونھم، وذلک مثل اللہ والرحمن والخالق" یعنی کچھ نام اللہ تعالی کے ساتھ ایسے خاص ہیں کہ مخلوق کے لیے وہ نام رکھنا حرام ہیں، وہ اللہ تبارک وتعالی نے اپنے لیے خاص فرمائے ہیں، جیسے اللہ، رحمٰن، **خالق**۔ (تفسیر الطبری، جلد 1، تأویل بسم اللہ الرحمن الرحیم، صفحہ 132، مطبوعہ دار ھجر)

غیر اللہ کا نام "خالق" رکھنا حرام ہونے کے بارے میں سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

"واعلم أن التسمي بهذا الاسم حرام و كذا التسمي بأسماء الله تعالى المختصة به كالرحمن والقدوس والمهيمن **وخالق الخلق ونحوها**" یعنی اس نام (ملک الاملاک حقیقی استغراقی معنی کا لحاظ کرتے ہوئے) پر نام رکھنا حرام ہے۔ اسی طرح ان ناموں کے ساتھ جو اللہ تعالی کے ساتھ مختص ہیں، نام رکھنا حرام ہے جیسے: رحمن، قدوس، مھیمن، خالق الخلق وغیرہ۔ (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، جلد 3، صفحہ 236، مطبوعہ مطبعۃ الحلبی)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں:

ولھذا چنانکہ اطلاق باری و خالق بر غیر او سبحنہ نیست اطلاق قیوم نیز نتواں شد یعنی جس طرح اللہ تبارک وتعالی کی ذات کے علاوہ مخلوق پر لفظ **باری** اور لفظ **خالق** کا اطلاق نہیں ہو سکتا، اسی طرح قیوم کا اطلاق بھی نہیں ہو سکتا۔ (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 567، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور "محمد" نام رکھنے کی فضیلت کے متعلق کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة"

ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج16، ص422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ردالمحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج6، ص417، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم